بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ـ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ - ۱۲ وفا ۱۳۴۷ ہش ۔ ۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۵۵

[redacted]

35

اخبار احمدیہ

ـ• ربوہ ۱۱ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گرمی کا اثر ابھی باقی ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ـ• ربوہ ۱۱ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت تو پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن ضعف کی تکلیف میں تاحال کوئی افاقہ نہیں کمزوری بہت محسوس فرماتی ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

ـ• لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی جو کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں تاحال تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال کے البرٹ وکٹر وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ بندش پیشاب کا دوسرا بڑا اپریشن ان کی غیر معمولی کمزوری کی بناء پر سردست ملتوی کردیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل وعاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ـ• میرے خسر ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کو ۱۰ وفا کو اتفاقاً بجلی کا جھٹکا لگا ہے۔ ٹانگ پر بہت گہرا زخم آیا ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت وتندرستی والی لمبی عمر سے نوازے آمین

سیدہ بشریٰ بنت چوہدری سربلند خان مرحوم

مجلس ارشاد کا اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری کے مطابق مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس مورخہ ۱۳ وفا (جولائی) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجلاس میں تشریف فرما ہوں گے انشاء اللہ۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ "عربی زبان کی خصوصیات"

۲۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ۔ الہام "ایمان (اہل بنگال) کی دلجوئی"

۳۔ مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ "زراعت قرآن کریم کی روشنی میں"

احباب کو چاہیئے کہ اس اجلاس میں شامل ہوکر استفادہ کریں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز حاضرین حضور کے ارشادات سے مستفیض ہوں گے۔ (ابو العطاء)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصل مقصود نماز کا قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لے جانا ہے

بہشت ان کو ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصولِ ایمان کے لئے روتے ہیں۔

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی میرے پیچھے ایک مرتبہ نماز پڑھ لیوے تو وہ بخشا جاتا ہے۔ اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو لوگ كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ کے مصداق ہوکر نماز کو آپ کے پیچھے ادا کرتے ہیں تو وہ بخشے جاتے ہیں۔ اصل میں لوگ نماز میں دنیا کے رونے روتے رہتے ہیں اور جو اصل مقصود نماز کا قُرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لے جانا ہے۔ اس کی فکر ہی نہیں۔ حالانکہ ایمان سلامت لے جانا بہت بڑا معاملہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان اس واسطے روتا ہے کہ مجھ کو با ایمان اللہ تعالیٰ دنیا سے لے جاوے تو خدا تعالیٰ اس کے اوپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے اور بہشت ان کو ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصولِ ایمان کے لئے روتے ہیں۔ مگر یہ لوگ جب روتے ہیں تو دنیا کے لئے روتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو بھلا دے گا۔

اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ تم مجھ کو یاد رکھو میں تم کو یاد رکھوں گا۔ یعنی آرام اور خوشحالی کے وقت تم مجھ کو یاد رکھو اور میرا قرب حاصل کرو تا کہ مصیبت میں میں تم کو یاد رکھوں۔ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ مصیبت کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان اپنے ایمان کو صاف کرکے اور دروازہ بند کرکے رو دے بشرطیکہ پہلے ایمان صاف ہو تو وہ ہرگز بے نصیب اور نامراد نہ ہوگا۔ حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں کہ میں بڈھا ہوگیا۔ مگر میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ جو شخص صالح ہو اور باایمان ہو پھر اس کو دشواری پیش ہو اور اس کی اولاد بے رزق ہو.... جو لوگ خدا تعالیٰ سے ہر حال میں تعلق رکھتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔ دیکھو ایک انسان کے دن برگشتہ ہیں، کام اس کے خراب ہیں مگر خدا تعالیٰ رحم نہیں کرتا تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ قابلِ رحم ہی نہیں ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کو انسان پر بڑا رحم ہے۔ ہزاروں گناہ بخشتا ہے۔ جب انسان بہت تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ پیدا کرتا ہے اور سب طرح سے اسی کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنِّيْ غَفَرْتُ لَكَ۔ یعنی جو تیری مرضی ہو کئے جا۔ میں نے تجھے سب کچھ بخش دیا۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ۔ یعنی جو چاہو سو کئے جاؤ۔ پس یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا مہربان اور رحیم ہے اور بہت رحم سے معاملہ کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۶ - ۹۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ وفا ۱۳۴۷ ہش

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(۲)

اللہ تعالےٰ کی عبادت یعنی نماز کا ایک مومن کے ساتھ کیا تعلق ہونا چاہیئے محض دکھاوے کی نماز کوئی معنے نہیں رکھتی۔ سچا نمازی وہ ہے جو حقیقی طور پر نماز پڑھتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالےٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالےٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے۔ اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے۔ مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی۔ اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۱)

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ محض متقی ہونا کافی نہیں ہے جس کے معنی صرف یہ ہیں کہ انسان اپنے آپ کو الٰہی برکات کے قابل بناتا ہے۔ حقیقی برکات انسان پر اس وقت نازل ہوتی ہیں جب وہ نیک اعمال بھی بجا لاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور محض سر جھکا دینے سے انسان حقیقی مومن نہیں بن جاتا بلکہ اس وقت بنتا ہے جب وہ

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔

کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ ان الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے ایک مومن کے تمام کوائف کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ صرف زبان سے ایمان لانا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اعمال صالحہ بجا لانے سے حقیقی مومن بنتا ہے۔ لیکن پوری پوری فلاح پانے کے لئے یہ بھی کافی نہیں ہے۔

یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔

یعنی رسالت پر ایمان لانا اور آخرت پر یقین رکھنا انسان کو حقیقی فلاح کی منزل تک پہنچاتا ہے۔

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

یعنی وہی لوگ اپنے رب کی نظر میں ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو عبادتِ شاقہ کی تلقین نہ فرماتے تھے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَھُمْ اَمَرَھُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا یُطِیْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا کَھَیْئَتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَیَغْضَبُ حَتّٰی یُعْرَفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْھِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاکُمْ وَ اَعْلَمَکُمْ بِاللّٰہِ اَنَا۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو اعمال کا حکم دیتے تو ایسے اعمال کا حکم دیتے تھے۔ جن کو وہ ہمیشہ کر سکیں (یعنی عبادتِ شاقہ کی ترغیب کسی کو نہ دیتے تھے) اس پر ایک مرتبہ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو آپ کی مثل نہیں ہیں۔ بے شک اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں (لہٰذا ہم کو آپ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیئے) اس پر آپ غضب ناک ہو گئے حتّی کہ آپ کے چہرہ مبارک میں غصہ کا اثر ظاہر ہونے لگا۔ پھر آپ نے فرمایا (تم سب سے زیادہ پرہیزگار اور تم سب سے اللہ کا جاننے والا میں ہوں۔

(بخاری کتاب العلم صفحہ ۱۸)

مسیحائے زماں آبِ بقا برسا گیا ساقی

اٹھی لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ کی گھٹا ساقی
مسیحائے زماں آبِ بقا برسا گیا ساقی

ابھی دانشوری کے دام میں انساں تڑپتا ہے
توہّم کے قفس سے گروہ نکلا بھی تو کیا ساقی

اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کے نقّارے کی چوٹوں میں
اَنَا الْمَوْجُوْدُ کی فرعون سنتے کیوں صدا ساقی

دہل جاتے ہیں طوفانوں کے سینے اُس سفینے سے
خدا کے حکم سے ہو نوح جس کا ناخدا ساقی

خلیفۃ المسیح الثالث اپنا راہبر ہے جب
رسا ہوتی نہ کیوں تنویر کے دل کی دعا ساقی

تنویر

حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ

36

رواداری اور حُسنِ سلوک کے عدیم المثال نمونے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مذاہب کے پیروؤں کے متعلق عملی رنگ میں کیا نمونہ پیش کیا۔ سو اس بارہ میں جب ہم تاریخ پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر اقوام کے نیک ات توں کا عملاً احترام کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب طے قبیلہ سے جنگ ہوئی تو کچھ مشرک بطور قیدی پکڑے آئے ان میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ جانتے ہیں میں کس کی بیٹی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کس کی بیٹی ہو۔ اُسنے کہا میں اس شخص کی بیٹی ہوں جو مصیبتوں کے وقت لوگوں کے کام آیا کرتا تھا یعنی حاتم کی۔ وہ مسلمان نہ تھا لیکن چونکہ لوگوں سے اچھا سلوک کرتا تھا اس لئے اس کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی کو آزاد کر دیا۔ اس کا بھائی گرفتاری کے خوف سے بھاگا پھرتا تھا آپؐ نے اسی وقت اسے روپیہ اور سواری دے کر کہا کہ جاکر اپنے بھائی کو بھی لے آؤ۔ چنانچہ وہ گئی اور اسے لے آئی۔ اُس پر اس سلوک کا ایسا اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اس طرح آپؐ نے اس کی سفارش پر اس کی ساری قوم کی سزا کو بھی معاف کر دیا۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

اس سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر نہ صرف غیر مذاہب کے لوگوں کی خوبیوں کا اعتراف کیا بلکہ ان سے تعلق رکھنے والوں سے بھی حسن سلوک کیا اور انہیں اپنے احسانات سے نوازا چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جب طے قبیلہ بعض لوگوں کے اکسانے سے بغاوت میں شامل ہو گیا تو حاتم طائی کے بیٹے نے جو خود اسلام سے بھاگا پھر رہا تھا آکر اپنی قوم کو سمجھایا اور دوبارہ ان کی بیعت کرائی

(۲) دوسری مثال نصاریٰ نجران کا واقعہ ہے۔ نجران کے نصاریٰ کا ایک وفد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس الوہیتِ مسیح کی تائید میں بحث کرنے کے لئے آیا مگر باوجود اس کے کہ وہ لوگ شرک کی تائید کے لئے آئے تھے جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد نبویؐ میں ہی اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت دے دی اور انہوں نے سب کے سامنے مشرق کی طرف منہ کرکے نماز ادا کی (زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۳۵ وسیرۃ ابن ہشام جلد اوّل صفحہ ۲۰۹) اس سلوک کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کی جانیں لینے کے لئے اور ان پر ظلم کرنے کے لئے آئے تھے۔ جو جانیں لینے کے لئے آیا کرتا ہے کیا وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی مسجد میں غیر مذاہب والوں کو عبادت کی اجازت دے سکتا ہے اور مسجد بھی وہ جس کے متعلق آپؐ نے آخر المساجد فرمایا ہے اور جس میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی نسبت بہت زیادہ قابلِ ثواب قرار دیا ہے۔ اس مسجد میں خدا تعالیٰ کے نبیؐ کی موجودگی میں اور اس نبیؐ کی موجودگی میں جو خدا تعالیٰ کی توحید قائم کرنے کے لئے آیا تھا نصاریٰ صلیبیں رکھ کر عبادت کرنا چاہتے ہیں اور آپؐ فرماتے ہیں کیا حرج ہے بے شک کر لو۔ آج بڑے بڑے رواداری کا دعوٰے کرنے والوں کو بھی اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ اپنی عبادت گاہوں میں غیر مذاہب کے لوگوں کو عبادت کرنے دیں صرف ہماری جماعت کی ایک مثال ہے جس نے یہ نمونہ قائم کیا اور مسجد لنڈن کی بنیاد رکھتے ہوئے ہی اعلان کر دیا کہ "یہ مسجد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے تاکہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم ہو اور لوگ مذاہب کی طرف جس کے بغیر حقیقی امن اور حقیقی ترقی نہیں متوجہ ہوں۔ اور ہم کسی شخص کو جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے ہرگز اس میں عبادت کرنے سے نہیں روکیں گے بشرطیکہ وہ ان قواعد کی پابندی کرے جو اس کے منتظم اس کے انتظام کے لئے مقرر کریں اور بشرطیکہ وہ ان لوگوں کی عبادت میں مخل نہ ہوں جو اپنی مذہبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس مسجد کو بناتے ہیں۔"
(الفضل مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

(۳) غیر مذاہب سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سلوک کی تیسری مثال یہ ہے کہ آپؐ اپنے ہمسائیوں سے خواہ وہ کسی مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہوں اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے تھے اور اس کے متعلق اتنا زور دیتے تھے کہ صحابہؓ ہر وقت اس کی پابندی ملحوظ رکھتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت ابنِ عباسؓ ایک دفعہ گھر میں آئے تو انہوں نے دیکھا کہ کہیں سے ان کے ہاں گوشت آیا ہوا ہے۔ انہوں نے گھر والوں سے پوچھا کہ کیا یہودی ہمسائے کو گوشت بھیجا ہے یا نہیں اور پھر آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دوہرایا کہ گھر والوں نے کہا۔ آپ اس طرح کیوں کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جبرائیل نے اتنی دفعہ مجھے ہمسایہ کے حق کی تاکید کی کہ میں نے سمجھا شائد اسے وراثت میں شریک کر دیا جائے گا۔

یہ عملی سلوک تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جو آپ نے غیر مذاہب کے لوگوں سے روا رکھا۔ آپ غیر مذاہب والوں کے احساسات کا بھی بے حد خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کے سامنے کسی یہودی نے کہہ دیا کہ مجھے موسیٰؑ کی قسم جسے خدا نے سب نبیوں پر فضیلت دی ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے اسے تھپڑ مار دیا۔ جب اس واقعہ کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ جیسے انسان کو زجر کی۔ غور کرو مسلمانوں کی حکومت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت موسیٰؑ کو ایک یہودی فضیلت دیتا ہے اور ایسی طرز سے کلام کرتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ جیسے نرم دل انسان کو بھی غصہ آجاتا ہے اور آپ اسے طمانچہ مار بیٹھتے ہیں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں ڈانٹتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم نے ایسا کیوں کیا اُسے حق ہے کہ جو چاہے عقیدہ رکھے۔

(۴) آپؐ کے حسنِ سلوک کی چوتھی مثال یہ ہے کہ فتح خیبر کے موقعہ پر ایک یہودی عورت نے آپؐ کی دعوت کی اور اس نے گوشت میں زہر ملا دیا۔ آپؐ نے صرف ایک ہی لقمہ کھایا تھا کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی کہ اس میں زہر ہے اور آپؐ نے کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیا۔ اس کے بعد آپ نے اس عورت کو بلایا اور فرمایا کہ اس کھانے میں تو زہر ہے۔ اس نے کہا آپ کو کس نے بتلایا آپؐ کے ہاتھ میں اُس وقت بکری کا دست تھا آپؐ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ہاتھ نے مجھے بتایا ہے۔ یہودن نے کہا میں نے یہ زہر اس لئے ملایا تھا کہ اگر آپؐ واقعہ میں خدا تعالیٰ کے سچے نبی ہیں تو آپؐ کو یہ بات معلوم ہو جائے گی۔ اور اگر جھوٹے ہیں تو دنیا کو آپؐ کے وجود سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ مگر باوجود اس کے کہ اس نے آپؐ کو زہر سے ہلاک کرنے کی کوشش کی اور باوجود اس کے کہ ایک صحابیؓ اس زہر کی وجہ سے بعد میں فوت ہو گئے آپؐ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔ یہ کتنا بڑا نیک سلوک ہے جو آپؐ نے ایک ایسی دشمن عورت سے کیا جس نے آپؐ کی اور آپؐ کے جاں نثار صحابہؓ کی جان لینے کی کوشش کی اور اس طرح اسلام کو بیخ و بن سے اکھیڑنا چاہا۔

(۵) آپؐ کے سلوک کی پانچویں مثال یہ ہے کہ جب آپؐ جنگ کے لئے جاتے تو سپاہیوں کو خاص طور پر حکم دیتے کہ کسی قوم کی عبادت گاہیں نہ گرائی جائیں۔ اُن کے مذہبی پیشواؤں کو نہ مارا جائے، عورتوں پر اور بوڑھوں پر اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے یہ رواج تھا کہ پادریوں اور راہبوں کو مار ڈالا جاتا تھا مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے قطعی طور پر روک دیا۔ اگر آپؐ دوسرے مذاہب کے ایسے ہی دشمن ہوتے جیسے مخالفین آپؐ کو قرار دیتے ہیں تو کیا آپؐ یہ حکم دیتے کہ ان مذاہب کے رہنماؤں کو چھوڑ دیا جائے؟ آپ تو یہ کہتے کہ سب سے پہلے ان کو مارا جائے۔ مگر آپ نے فرمایا جو تلوار لے کر حملہ کرتا ہے اُسے تو بے شک مارو۔ لیکن جو لوگ مذہبی کاموں میں مصروف رہتے ہوں ان کو کچھ نہ کہو۔

(۶) پھر دنیا میں یہ طریق ہے کہ جن لوگوں سے جنگ ہوتی ہے اُن کے احساسات کا خیال نہیں رکھا جاتا اور مفتوح اقوام کو ہر طرح دبانے اور ان کے جذبات کو کچلنے کی کوشش کی جاتی ہے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان دیکھو

مکّہ والوں نے آپ پر کس قدر ظلم کئے تھے متواتر ۱۳ سال مکّہ والے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر مظالم کرتے رہے۔ عورتوں کی شرم گاہوں میں نیزے مار مار کر ہلاک کیا گیا صحابہؓ کو رسیوں سے باندھ کر انہیں تپتی ریت پر گھسیٹا گیا۔ بھٹیوں سے کوئلے نکال کر ان پر مسلمانوں کو لٹایا گیا۔ بعض مردوں اور عورتوں کی آنکھیں نکال دی گئیں اور یہاں تک ظلم کئے گئے کہ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور جب مکّہ چھوڑ کر آپؐ مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی ان لوگوں نے آپؐ کو چین نہ لینے دیا اور وہاں کے لوگوں کو آپؐ کے خلاف اکسایا۔ قیصر اور کسریٰ کی حکومتوں کو اشتعال دلایا مگر جب ایسی قوم کے خلاف آپؐ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ چڑھائی کر کے گئے تو مکّہ کے قریب پہنچ کر فوج کے ایک حصہ کے کمانڈر کی زبان سے یہ فقرہ نکل گیا کہ آج مکّہ والوں کی خیر نہیں۔ آج ہم اُن کے ظلموں کا اُن سے انتقام لیں گے۔ اس پر ابوسفیان نے آگے بڑھ کر شکایت کی کہ اس شخص نے ہمارا دل دُکھایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس وقت اس شخص کو بلوایا اور فرمایا تمہیں معزول کیا جاتا ہے کیونکہ تم نے کفارِ مکّہ کے احساسات کا خیال نہیں رکھا۔ دیکھو ابھی معلوم نہیں کہ مکّہ والے کیا رویہ اختیار کریں گے اور لڑائی کا کیا نتیجہ رونما ہوگا مگر مکّہ والوں کے ایک ایسے سردار کے کہنے پر جو ساری عمر مسلمانوں سے لڑتا رہا تھا اور کفار کے لشکر کا کمانڈر رہا تھا آپ نے ایک اسلامی کمانڈر کو معزول کر دیا۔ کیا دنیا کی تمام جنگوں کی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ کمانڈر چھوڑ نائیک اور لیس نائیک کی مثال بھی نہیں دکھائی جا سکتی کہ اسے اس لئے سزا دی گئی ہو کہ اس نے میدانِ جنگ میں کھڑے ہو کر کہا ہو کہ آج ہم دشمن کی خبر لیں گے اور اسے اپنے کئے کا مزہ چکھائیں گے۔ مغربی تاریخوں میں ایک مشہور شخص ابراہیم لنکن کا ذکر آتا ہے کہ اس کے زمانہ میں دو گروہوں میں لڑائی ہوئی۔ ایک کہتا تھا غلامی قائم رہنی چاہیئے اور دوسرا گروہ اسے ظلم قرار دے کر مٹانا چاہتا تھا۔ ابراہیم لنکن مٹانے والوں میں سے تھا۔ اس کی بڑی خوبی یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب دوسرے فریق کو شکست ہوئی اور اسے فتح تو وہ سر نیچے کئے ہوئے دشمن جرنیل کے گھر پر گیا۔ کہتے ہیں وہ اس وقت دعا کر رہا تھا افسروں نے اُسے کہا کہ ہمیں بینڈ بجاتے ہوئے جانا چاہیئے مگر اس نے کہا نہیں اس طرح دوسروں کا دل دُکھے گا۔ یہ ابراہیم لنکن کی ایک خاص خوبی بیان کی جاتی ہے مگر وہ ایسا شخص تھا جسے ان لوگوں نے کوئی ذاتی دُکھ نہیں دیا تھا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مکّہ پر حملہ آور ہوئے تو ان لوگوں کی غداری کی وجہ سے حملہ آور ہوئے تھے۔ اور ان دشمنوں پر حملہ کرنے گئے تھے جنہوں نے قریبًا ربع صدی تک مسلمانوں پر ظلم کئے تھے جنہوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو مکّی زندگی کے تیرہ سال سے ہر منٹ بلکہ ہر سیکنڈ میں مارنے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کے بعد سات سال تک وہ ہر حیل دُور رہ کر وہ آپ کی تباہی کی کوشش کرتے رہے تھے مگر ان تمام مظالم کے باوجود جب آپؐ مکہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اپنے عفو و کرم کا وہ نمونہ دکھایا جس کے مقابلہ میں ابراہیم لنکن کا نمونہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے مکہ والوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ اگر اس وقت ان کے جسموں کا قیمہ بھی کر دیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں یہ ان کے جُرموں کے مقابلہ میں کافی سزا نہ تھی مگر جب انہوں نے کہا کہ ہم سے وہی سلوک کیا جائے جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ

جاؤ تمہیں معاف کیا جاتا ہے اور تمہیں کوئی ملامت نہیں کی جاتی۔ یہ وہ خاتمہ ہے جو اس عظیم الشان جنگ کا ہوا جو آپؐ کے اور آپؐ کے دشمنوں کے درمیان بیس سال تک جاری رہی کیا اس نمونہ کے ہوتے ہوئے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں پر ظلم کیا اور انہیں تلوار کے زور سے اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کی۔ تعصب یا جہالت سے اعتراض کرنا اَور بات ہے ورنہ جو شخص حقائق پر غور کرنے کا عادی ہو وہ یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں اپنے دشمنوں سے نیک سلوک کرنے والا اَور کوئی شخص نہیں گزرا۔

کروں یا نہ کروں

(مکرم عبدالرشید صاحب تبسم ایم۔ اے)

جو سُنی یار سے وہ بات کروں یا نہ کروں
دہر کو واقفِ حالات کروں یا نہ کروں

انقلاب ایک نیا شہر میں آ نکلا ہے
ایسے مہماں کی مدارات کروں یا نہ کروں

پھر مرے در پہ چلے آئے ہیں الیاس و خضر
آج مَیں اُن سے ملاقات کروں یا نہ کروں

ایک ہی جست میں ممکن تو ہے افلاک رسی
اَب مَیں تعیینِ مقامات کروں یا نہ کروں

آپ ناصاف، مئے ناب بنا ہے، ساقی!
مَیں بیاں تیری کرامات کروں یا نہ کروں

تیری نظروں کے اشارے ہیں جہاں کی تقدیر
مَیں عیاں تیرے اشارات کروں یا نہ کروں

بات کر تُو کہ تیری بات مسیحائی ہے
میری کیا بات ہے، مَیں بات کروں یا نہ کروں

ہیں ترے پاؤں تلے تاج شہنشاہوں کے
اِس پہ مَیں فخر و مباہات کروں یا نہ کروں

قیس و فرہاد کا دَور اَور مرا دَور ہے اَور
دل کو پابندِ روایات کروں یا نہ کروں

ان میں شامل بھی ہے اور ان سے جدا بھی ہے وہ حُسن
ترک مَیں ارض و سماوات کروں یا نہ کروں

بن کہے میری ہر اک بات ہے جب اُس پہ عیاں
اُس سے مَیں حرف و حکایات کروں یا نہ کروں

مُجھ کو معلوم ہوا تُو ہی خدا ہے میرا
یار! اَب تیری مناجات کروں یا نہ کروں

اس کے احساں سے تبسّم! مَیں خمیدہ سر ہوں
مُنہ سے مَیں ذکرِ عنایات کروں یا نہ کروں

احمدی خواتین سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اہم خطاب

لجنات اماء اللہ اور مربیانِ سلسلہ کے لئے ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایک نہایت اہم تقریر بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۶۷ء پانچ ہزار کی محدود تعداد میں مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کی ہے امرائے جماعت ہائے احمدیہ۔ مربیانِ سلسلہ اور لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اسے ہر احمدی گھرانہ تک پہنچانے کی کوشش فرمائیں اور اس سلسلے میں مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر آگاہ کریں تاکہ ان کو ٹریکٹ بھجوایا جا سکے۔ (سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں

(از مکرم محمد محمود خان صاحب سنوری راولپنڈی)

مکرم محمد محمود خان صاحب سنوری آف راولپنڈی نے یہ مضمون والد ماجد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھ کر ارسال کیا تھا۔ "مجھے یہ حضرت ڈاکٹر صاحب کے کاغذات میں سے ملا ہے چونکہ اس میں کئی ایسے واقعات کا ذکر ہے جو اس سے قبل شائع نہیں ہوئے۔ اس لئے حضرت ڈاکٹر صاحب کے ذکر خیر کے طور پر اسے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(خاکسار ڈاکٹر محمد احمد فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب سے میرے ذاتی تعلقات کا آغاز اس وقت ہوا جب کہ آپ ڈاکٹری کی تعلیم سے فراغت حاصل کر کے راجندر ہسپتال پٹیالہ میں متعین ہوئے۔ ۱۹۱۳ء کے آخر کا ذکر ہے کہ میں مڈل کے امتحان میں فیل ہو گیا۔ اتفاق سے میرے والد محترم رجب علی خان صاحب مرحوم آف سنور کی ڈاکٹر صاحب سے پٹیالہ میں ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو ڈاکٹر صاحب کے استفسار پر والد صاحب نے میرا ذکر کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کمال شفقت سے کمپونڈری سیکھنے کا مشورہ دیا۔ والد صاحب رضامند ہو گئے۔ چنانچہ وہ مجھے ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ پر لے گئے اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ دوسرے دن ڈاکٹر صاحب نے میری ٹریننگ کا انتظام کر دیا اور اس سلسلہ میں سول سرجن پنڈت گنگا بخشن اور میڈیکل ایڈوائزر ڈاکٹر میجر کوچوں صاحب سے منظوری بھی حاصل کر لی۔ یہی نہیں بلکہ افسران بالا نے ٹریننگ مکمل ہو جانے کے بعد مجھے اسامی دینے کا وعدہ بھی کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے جس دلچسپی اور ہمدردی سے مجھے ٹریننگ دی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پہلے دن ہی ایک اپریشن کے سلسلہ میں مجھے اپنے ساتھ لے گئے تا اپریشن کی کارروائی نہ صرف دیکھنے کا موقع ملا۔ بلکہ میں نے وہاں کئی ایک کام بھی سرانجام دئے۔ اس کے بعد نہایت مختصر عرصہ میں ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال کے اکثر کام مجھے سکھا دئے۔

ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال میں بحیثیت ایک افسر اور دوسری طرف ایک ماتحت کے جس خوبی سے اپنا فرض ادا کیا۔ اس کی مثال بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ اپنے ماتحت عملہ سے نہایت حسن سلوک کرتے اور کبھی ان کی غلطیوں پر سخت رویہ اختیار نہ کرتے بلکہ نہایت محبت سے ان کو سمجھاتے یہی وجہ تھی کہ آپ ہر دلعزیز تھے۔ عموماً گھروں میں جا کر معائنہ کی فیس نہ لیتے تھے۔ غرباء کی سرپرستی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ مریض آپ کو ایک رحمت کا فرشتہ سمجھتے۔ قدرت نے آپ کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی۔ آپ کی حلیمانہ گفتگو اور ہمدردی سے بغیر دوا کے ہی مریض کی تسلی ہو جاتی تھی اور وہ ڈاکٹر صاحب کو اپنا غمخوار سمجھنے لگتا۔ ریاست کے حکمران اور دیگر امراء بھی آپ کی خدمات سے مستفید ہوتے۔ ڈاکٹر صاحب ہر ایک معائنہ کے وقت مجھے ساتھ رکھتے اگرچہ ہسپتال میں ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں میں صرف ایک سال ہی رہا ہوں لیکن اس عرصہ میں آپ نے اس کام میں اتنا طاق کر دیا کہ میں نے اپنی بقیہ عمر مختلف ہسپتالوں میں کام کے دوران کبھی نا اہلیت محسوس نہیں کی اور یہ خدا کا فضل اور ڈاکٹر صاحب کی ہمدردانہ تربیت کا نتیجہ ہے کہ میرے انچارج ڈاکٹر صاحبان بھی مجھ سے مشورہ لیتے تھے اور آج بھی جبکہ میں ملازمت سے فارغ ہو چکا ہوں اور پرائیویٹ پریکٹس کرتا ہوں خدا تعالیٰ نے مجھے کسی سال میں اکیلا نہیں چھوڑا۔

تبلیغی جوش

ڈاکٹر صاحب کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا بے پناہ جذبہ ودیعت کیا ہوا تھا آپ کی بے لوث زندگی اور خدمت خلق کا نیک نمونہ بذات خود ایک مؤثر تبلیغ تھا مگر زبانی تبلیغ کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہسپتال میں تعطیل کا دن تھا۔ ڈاکٹر صاحب مجھے ساتھ لے کر سول سرجن پنڈت گنگا بخشن کی رہائش گاہ پر پہنچے تا کہ آئندہ ہونے والے اپریشن کے متعلق مشورہ کیا جا سکے۔ معلوم ہوا کہ پنڈت صاحب پوجا پاٹ کے لئے مندر تشریف لے گئے ہیں۔ ہم نے بھی ادھر کا رخ کیا وہاں پہنچ کر عجیب نظارہ دیکھنے میں آیا۔ پنڈت صاحب ایک طرف بیٹھے ہوئے دوسرے پجاریوں کے ساتھ مندر کے زیر سایہ شطرنج کھیلنے میں مصروف تھے۔ ہمیں دیکھ کر اپنے پاس بلا لیا۔ پنڈت صاحب نے شطرنج کی شان میں قصیدہ خوانی شروع کی اور اس کھیل کا رشتہ بادشاہوں سے جا ملایا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اس کھیل کا ذکر کر کے نہایت موزوں رنگ میں انہیں جی بھر کر اسلام کی تبلیغ کی۔

تقویٰ

آپ تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن رہتے تھے۔ سرکاری کپڑوں کو آپ نے بطور جائے نماز کبھی استعمال نہ کیا۔ بلکہ ایسے موقعوں پر ہمیشہ متبادل انتظام فرماتے تھے یا پھر گھاس پر ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ ہسپتال میں دواؤں کا سٹور بھی آپ کی نگرانی میں تھا۔ آپ نے اسے ایک امانت سمجھ کر خرچ کیا اور کبھی کوئی دوائی بے جا طور پر استعمال میں نہیں آنے دی۔ آپ کے تقویٰ کا ہی اثر تھا کہ افسران بالا بھی آپ کی تکریم و تعظیم کرتے۔ آپ کی بے داغ زندگی کے باعث کسی کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملا ہندو مسلمان اور انگریز سب آپ کے پرخلوص تعاون اور بے لوث خدمت سے متاثر تھے۔

ایک دفعہ ایک گوجر قسم کا شخص ایک خطرناک مرض میں مبتلا تھا۔ اپریشن کے بغیر اس کے علاج کی کوئی صورت نہ تھی مریض کو اپریشن کے لئے لے جایا گیا۔ میں کلوروفارم سونگھا رہا تھا۔ اس عمل کے دوران مریض نے اپنی جہالت کا یہ ثبوت دیا کہ میرا انگوٹھا اپنے منہ میں لے جا کر چبانا چاہا۔ نیم بیہوشی کا زمانہ تھا میں نے اس تکلیف کی وجہ سے احتجاجاً شور مچایا۔ ڈاکٹر صاحب متوجہ ہوئے اور ابھی آپ نے مجھے اسکی گرفت سے چھڑایا ہی تھا کہ اس نے بیہوشی کے عالم میں اپنی ٹانگیں اس زور سے ڈاکٹر صاحب کی چھاتی پر دے ماریں کہ ڈاکٹر صاحب اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور دیوار سے جا لگے۔ اس کے علاوہ سرجری کے سامان کو بھی کچھ نقصان ہوا۔ اپریشن کے وقت موجود آدمی سب اس کی حرکت پر حیران تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے آپ کو سنبھال کر دوبارہ اپنے فرض منصبی کی طرف توجہ دی اور مریض کی اس بداخلاقی کو یکسر بھلا دیا۔ اپریشن کے بعد جب اسے قدرے ہوش آیا تو وہ شدت درد کی وجہ سے کراہنے لگا اور ہسپتال کے سب عملہ کو باری باری بڑی غلیظ قسم کی گالیاں دینے لگا اور ڈیوٹی پر موجود عملہ کی گرفت سے آزاد ہو کر باہر بھاگ گیا۔ لوگوں نے اسے بہت برا بھلا کہا اور بتایا کہ اس نے اپنے محسنوں سے کیا برا سلوک کیا ہے۔ اگلے روز چونکہ وہ مکمل ہوش میں تھا۔ لہذا اس نے ڈاکٹر صاحب اور ہم سب سے معافی مانگی اور دعائیں دیتا ہوا صحت یاب ہو کر رخصت ہو گیا۔

۱۹۴۷ء کا قیامت خیز انقلاب کس شخص کی زندگی پر اثر انداز نہیں ہوا۔ تقسیم ملک کے بعد سلسلہ احمدیہ کا عارضی مرکز لاہور بنا۔ ملک کے گوشہ گوشہ سے مہاجرین جمع ہو رہے تھے۔ اس افراتفری میں یہ عاجز بھی لاہور پہنچا۔ یہاں ڈاکٹر صاحب بھی پناہ گزینی کی حالت میں زندگی کو از سر نو شروع کرنے کی فکر میں تھے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی ناگفتہ بہ حالت سے ان کو آگاہ کیا۔ میرے خاندان کے بقیہ افراد مجھ سے قبل ایک قافلہ میں پاکستان پہنچ چکے تھے یہاں پہنچ کر سب سے بڑا مسئلہ مجھے یہ درپیش تھا کہ مجھے اپنے اہل و عیال کو تلاش کرنا تھا۔ جو اس عظیم زلزلہ میں مجھ سے بچھڑ گئے تھے۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ کچھ افراد ضلع جھنگ کی طرف کوچ کر گئے ہیں۔ مالی حالت اس قدر خستہ تھی کہ کوئی بھی سفر اختیار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میں اس احسان کو کس طرح بھول سکتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے باوجود اس بات کے کہ خود بھی اپنا سب کچھ ہجرت میں لٹا کر لاہور پہنچے تھے۔ انہوں نے تقریباً ۴۰/- روپے میرے حوالے کر دئے تا میں اپنے اہل و عیال کی بازیابی کے سلسلہ میں کوشش کر سکوں اور ساتھ ہی فرمایا۔ محمود خاں! میرے پاس اس وقت اس سے زیادہ گنجائش نہیں۔ حالانکہ یہ رقم اس مصیبت کے وقت ہزاروں پر بھی بھاری تھی۔ جب میں بفضلہ تعالیٰ اپنے اہل و عیال کی تلاش میں کامیاب ہوا اس کے کچھ عرصہ بعد میری حالت سنبھل گئی۔ تو میں وہ رقم جو ان سے بطور قرض حسنہ مانگ کر لے آیا تھا واپس کرنی چاہی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر میں ہزار روپیہ بھی ان کی خدمت میں پیش کرتا تو بھی کم تھا کیونکہ وہ رقم بڑے آڑے وقت میں میرے کام آئی۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو ان کی نیکیوں کا اجر عظیم دے ان کی آئندہ آنیوالی نسلیں ان برکات کی وارث بنیں جو ڈاکٹر صاحب کو عطا ہوئی تھیں اور ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اور ہماری نسلیں ان کی رحمتوں اور برکت بھری دعاؤں سے حصہ لیتی رہیں۔ آمین ثم آمین۔

یوں تو ڈاکٹر صاحب ہر وقت ہی دعاؤں میں مصروف رہتے تھے لیکن ان کی ایک دعا خاص طور پر مجھے پسند آئی وہ دعا یہ ہے کہ:۔

"اے خدا! تو میری اولاد کو بھی میرے رنگ میں رنگین فرما اور پھر ان سب کو بھی جو مجھ سے محبت کرتے ہیں یہی نعمت عطا فرما۔" حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کی اس جامع دعا کے اثرات کا یہ عاجز بھی شاہد ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

تعمیر مساجد بیرون میں حصّہ لینے والی بہنوں کیلئے
خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۰ احسان ۱۳۴۷ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا

جزاھن اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ نے ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

۱- محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ نور احمد صاحب ریٹائرڈ مرحوم اوکاڑہ۔ ضلع ساہیوال ۔۔۔۔ ۳۰۰
۲- مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب شبقدر پشاور منجانب پسر محمود احمد صاحب مرحوم ۔۔۔ ۳۰۱
۳- مکرم مبارک احمد و برکات احمد صاحبان دوکانداران گلگت آزاد کشمیر ۔۔۔ ۴۶۱
۴- مکرم سید مقبول احمد شاہ صاحب ٹھیکیدار ریلوے سٹیشن ضلع داؤد سندھ ۔۔۔۔ ۳۰۰
۵- مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حیدرآباد سندھ منجانب والد چوہدری غلام غنی صاحب ۔۔۔۔ ۳۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے ایک ضروری سوال؟

کیا آپ نے بجٹ خدام و اطفال سال ۶۷-۶۸ء تشخیص کروا کر بھجوا دیا ہے؟ اگر دیا نہیں ہے تو کیا آپ آج ہی بجٹ خدام و اطفال تشخیص کروا کر مرکز کو بھجوائیں گے۔ سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں۔ فوری توجہ فرمائیں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال الاحمدیہ متوجہ ہوں

سال رواں کا نواں ماہ گذر رہا ہے مگر ابھی تک متعدد ایسی مجالس ہیں جن کے اطفال کے بجٹ موصول نہیں ہوئے۔ ناظمین اطفال الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ جائزہ لیں اور اگر بجٹ نہیں بھجوایا تو فوری طور پر بجٹ تشخیص کروا کر مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میرے والد صاحب جسمانی دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ میری والدہ صاحبہ بھی عرصہ دراز سے درد شقیقہ کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب ان ہر دو کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد صدیق خاں لاہور

۲- میں نے اور مکرم منظور احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ نے ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مسعود احمد)

ترسیل چندہ کے متعلق ضروری ہدایات

بعض ایسی جماعتیں جہاں ڈرافٹ بنوانے کے لئے ذرائع موجود ہیں۔ اپنا چندہ ڈرافٹ کی بجائے چیک کے ذریعہ بھیجتی ہیں۔ یہ غلط طریق کار ہے۔ کیونکہ چیک کی رقم اس وقت تک کسی جماعت کے حساب میں درج نہیں ہو سکتی۔ جب تک افسر صاحب خزانہ صدر انجمن کو بینک کی طرف سے جسے وہ چیک وصولی کے لئے بھجوایا جائے۔ رقم وصول ہونے کی اطلاع نہ مل جائے اور اس میں اکثر کئی ہفتے اور بعض دفعہ مہینہ سے اوپر عرصہ لگ جاتا ہے۔ لہٰذا تمام کارکنان مال کو تاکیدی ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ چیک کی بجائے۔ ڈرافٹ کی صورت میں رقم بھجوایا کریں۔ تا ان کی مرسلہ رقم جلد سلسلہ کے کام آ سکے۔

اگر چندہ میں صدر انجمن احمدیہ کے نام کا کوئی چیک ملے تو اسے الگ طور پر خزانہ صدر انجمن کو بھجوا دیا جائے۔ اوّل تو چندہ کی رقم مقامی جماعت کے نام چیک کے ذریعہ وصول کی جائے۔ اور اگر اتفاقاً صدر انجمن کے نام کا کوئی چیک ہو تو اسے ہرگز کسی بینک سلپ یا ڈرافٹ کی رقم میں شامل کر کے اکٹھی تفصیل نہ بھیجی جائے کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ڈرافٹ یا بینک سلپ کی رقم تو کئی ہزار کی ہوتی ہے لیکن اس کی تفصیل میں چند روپوں یا چند سینکڑے روپوں کا چیک شامل کر دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہزاروں روپے کی رقم بھی انجمن کے کسی مصرف میں نہیں آتی اور حساب سے باہر پڑی رہتی ہے۔ جب تک چیک یا چیکوں کی تھوڑی سی رقم کے وصول ہونے کی اطلاع بینک کی طرف سے نہ مل جائے اور اس میں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ کئی ہفتے بلکہ بعض دفعہ مہینہ سے اوپر عرصہ لگ جاتا ہے پس کارکنان مال کو ایسے طریق کار سے جس سے انجمن کو نقصان پہنچتا ہو۔ کلیۃً پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس میں جماعتوں کی بڑی بدنامی ہوتی ہے۔ کیونکہ ذرا سی غفلت سے ان کا چندہ وقت پر ان کے حساب میں جمع نہیں ہوتا۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت نے چندہ کی وصولی کی طرف بہت غفلت برتی ہے۔ جو چندہ جات بھجوائے جاتے ہیں۔ بعض جماعتیں ان چندہ جات کی تفصیل نہیں بھجواتیں اور اپنے چندہ جات بھی نامکمل بھجواتی ہیں۔ جس کی وجہ سے خزانہ والوں کو بڑی دقت پیش آتی ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ اپنے چندہ جات بھجواتے وقت مکمل تفصیل اور مکمل پتہ جات بھجوایا کریں۔ تاکہ ان پتہ جات پر کوپن بھجوائے جا سکیں اور کوپن ضائع ہونے کا احتمال نہ رہے۔ میں جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے کارکنان کی نگرانی کریں۔ اور انہیں یہ اجازت نہ دیں۔ کہ وہ محض سہل انگاری سے سلسلہ کا نقصان کریں۔ اور اپنی جماعت کی بدنامی کا موجب بنیں۔

(ناظر بیت المال)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ اس کے لئے امسال حسب ذیل عنوان تجویز کیا گیا ہے۔

"فلسطین حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں از روئے قرآن مجید"

یہ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے

اوّل؛ دوم اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب -/۵۰، -/۲۰ اور -/۱۵ روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۶۸ء کے موقع پر دیئے جائیں گے۔

خدام کو اس علمی مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لینا چاہیئے۔ شہری مجالس یہ کوشش کریں کہ ان کی مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ اس مقابلہ میں ضرور شریک ہو۔ مقالہ جات ۲۵ تبوک (ستمبر) ۱۹۶۸ء تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

38

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گوہاٹی میں بھارتی وزیراعظم کی پریس کانفرنس

نئی دہلی ۱۰ جولائی۔ بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے روس سے اپیل کی ہے کہ انہیں پاکستان کو روسی اسلحہ فراہم نہ کرنے کا یقین دلایا جائے۔ وہ کل گوہاٹی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں ایجنسی فرانس پریس کے نامہ نگار کلاڈ مائزی نے مبصرین کے حوالے سے لکھا ہے کہ مسز گاندھی کی اپیل اس بات کا ثبوت ہے کہ روس نے پاکستان کو اسلحہ کی ترسیل کے بارے میں بھارت کے خدشات تسلیم نہیں کئے اور نہ ہی اسے یہ یقین دلانے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کو فوجی امداد نہیں دی جائے گی۔

روسی رہنماؤں سے صدر ناصر کی بات چیت

ماسکو ۱۰ جولائی۔ مشرق وسطیٰ کے سوال پر روسی رہنماؤں سے صدر ناصر کے مذاکرات نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے بات چیت کی اہمیت کے پیش نظر مصری رہنما نے ماسکو میں اپنے قیام کی مدت بدھ تک بڑھا دی ہے کل غیر متوقع طور پر بات چیت کے لئے ماسکو کے نواح میں ایک دیہی بنگلہ کا انتخاب کیا گیا۔ اور فریقین نے اس میں اہم گفت و شنید کی۔ صدر ناصر نے کل مشرق وسطیٰ کی تازہ ترین صورتحال پر ماسکو میں عرب ممالک کے سفیروں سے بھی تبادلہ خیال کیا۔

کل صدر ناصر اور روسی رہنماؤں کی جو بات چیت ماسکو میں ہوئی اسے سرکاری طور پر مفید کہا گیا ہے یہ بات چیت ماسکو میں بھارتی صدر ڈاکٹر ذاکر حسین کی آمد سے پہلے ختم ہو گئی سرکاری طور پر یہ نہیں بتایا کہ فریقین نے کن معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ ادھر کل رات ماسکو ٹیلی ویژن سٹیشن سے ایک روسی مبصر نے امریکہ پر الزام لگایا اس نے اسرائیل کو طیارہ شکن میزائل فراہم کرنے کا جو اعلان کیا ہے وہ متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے مشرق وسطے کے بحران کو حل کرنے کی کوششوں کا مایوس کن جواب ہے

صدر ناصر کا سخت رویہ

ماسکو ۱۰ جولائی۔ مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ صدر ناصر اور روسی رہنماؤں نے کل اسرائیل کے لئے امریکی میزائلوں کی فراہمی کے مسئلہ پر بھی تبادلہ خیال کیا ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے مطابق صدر ناصر روس سے مزید اسلحہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

امریکہ اسرائیل کو فینٹیم طیارے بھی دے گا

واشنگٹن ۱۰ جولائی۔ امریکی وزارت دفاع کے باخبر حلقوں نے کل ان خبروں کی تردید کی ہے کہ امریکہ اسرائیل کو زمین سے فضا میں مار کرنے والے ہاک میزائل فراہم کرنے کے بعد اسے جدید ترین ردا کا بمبار فینٹیم سپلائی نہیں کرے گا۔ ان حلقوں نے بتایا کہ ہاک میزائلوں کی فراہمی کا فینٹیم طیاروں کی سپلائی سے کوئی تعلق نہیں۔ اور امریکہ اسرائیل کو طیارے فراہم کرنے کے سوال پر بدستور سے غور کر رہا ہے۔

مشرقی پاکستان میں سیلاب کی صورتحال

ڈھاکہ ۱۰ جولائی۔ مشرقی پاکستان کے سارے صوبہ میں موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے سیلاب کی صورت حال بہت نازک ہو گئی ہے یہاں گزشتہ ۴۸ گھنٹے سے مسلسل موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور دریاؤں میں طغیانی کا زور بڑھ گیا ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل کے سلسلہ میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں:۔

۱- 10086 گز ٹنڈر فارم P8/269/1-67 کلاتھ براؤ بلیو وولن۔ ٹنڈر فارم کی قیمت ۔/۲۰ روپے۔ فروخت کی تاریخیں ۸-۷-۶۸ تا ۱۰-۸-۶۸ ۳ - وصولی کی تاریخ ۵-۸-۶۸

۲- ٹنڈر فارم دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز۔ ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے بھی تمام ایام کار میں ۸ بجے صبح اور بارہ بجے دوپہر کے درمیان حاصل کئے جا سکیں صرف انہی ٹنڈر فارموں پر پیش کشیں قابل غور ہوں گی۔

IAF(L)-1882

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

ایگزیکٹو انجینئر - I / ڈویلپمنٹ لاہور کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۷ء کی بنیاد پر علیحدہ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں:۔

نمبر	مقام	کام	تخمینہ لاگت
۱-	مغلپورہ	دو یونٹ سینئر سکیل آفیسرز فلیٹس کی تعمیر۔	۲۰۰۰۰۰ روپے
۲	مغلپورہ	ریلوے گرلز سکول کی عمارت میں مزید گنجائش کے پیش نظر توسیع	۷۸۰۰۰ "
۳-	والٹن ٹریننگ سکول	مزید عمارتی گنجائش اور ٹریننگ کی سہولت کے سلسلہ میں ڈرمیٹریز کے ایک بلاک کی تعمیر۔	۲,۳۳۰۰۰ "
۴	مغلپورہ	کیرج اور ویگن شاپ میں بیت الخلاء کی تبدیلی	۸۵,۰۰۰ "
۵	ملتان	ایک جونیئر سکیل آفیسر کے بنگلہ کی تعمیر	۶۰۰۰۰ "
۶	سمہ سٹہ	پی ڈبلیو آر ہائی سکول میں پرائمری سکول سیکشن کی علیحدگی اور اسمبلی ہال کی تعمیر	۱,۱۵,۰۰۰ "

ہر کام ۹ ماہ میں مکمل ہوگا۔ لاگت کے دو فیصد کے برابر زرضمانت داخل کرنا ہوگا ٹنڈرز لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں۔ یہ فارم ایگزیکٹو انجینئر - I / ڈویلپمنٹ یا چیف انجینئر ڈویلپمنٹ لاہور کے دفتر سے چار روپے فی فارم ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں ٹنڈر فارم مذکورہ بالا دفاتر میں ۸ اگست ۶۸ء سے ۱۵ اگست ۶۸ء تک جملہ ایام کار کے دوران فروخت کئے جائیں گے۔ ٹنڈرز لازمی طور پر ایکسیئن - I / ڈویلپمنٹ کو ۱۶ اگست ۶۸ء کو ۱۱ بجے سے قبل پہنچ جانے چاہئیں جو اسی روز ساڑھے گیارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

پلانز ٹنڈر کی شرائط اور دیگر معلومات ایکسیئن - I / ڈویلپمنٹ کے دفتر میں دیکھی یا وہاں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

IAF(L)/867

درخواست دعا میرے خالو بابو خان صاحب اسٹیشن چک ۲۳۷ چک ضلع لائلپور بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد انور طاہر۔ ربوہ)

اسلام کے اقتصادی نظام کو دیگر نظاموں پر ایک گونہ فوقیت حاصل ہے

اسلام نے پہلی بار امراء سے ایک نظام کے تحت روپیہ لے کر اسے غرباء کی ضروریات پر خرچ کرنے کا اصول سکھایا

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر اقتصادی نظاموں پر اسلام کے اقتصادی نظام کی فوقیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"غرض مختلف تدابیر اپنے اپنے رنگ میں اختیار کی گئیں۔ مگر کوئی بھی تدبیر ایسی کامل نہیں تھی جس سے اس مصیبت یعنی غربت کو کلیتہً دُور کیا جا سکتا۔ اسلام ہی تھا جس نے اس سوال کا صحیح معنوں میں حل کیا۔ اور اس نے فیصلہ کیا کہ اس قسم کا صدقہ کوئی چیز نہیں بلکہ معین اور منظم صورت میں غرباء کی بہبودی کا انتظام ہونا چاہیئے چنانچہ اس کے لئے اس نے زکوٰۃ اور عشر کا طریق جاری کیا جس میں امراء سے باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت روپیہ لیا جاتا اور غرباء کی ضروریات پر صرف کیا جاتا۔ پھر اس نے خبرگیری کے طریق بھی معین کر دیئے۔ یوں تو پہلے بھی حکومتیں ٹیکس لیا کرتی تھیں مگر ان کا خرچ معین نہیں تھا اسلام نے اوّل آمد پر ایک مقرر حصّہ ادا کرنا واجب کر دیا اور اس امر کا فیصلہ کیا کہ امراء سے بہرحال اتنا روپیہ لے لیا جائے دوسری طرف اس نے خرچ معین کر دیا اور اس طرح غرباء کے گزارہ کی صورت پیدا کر دی آمد اور خرچ سے تعلق رکھنے والے یہ دو نقطے ایسے ہیں جو اسلام سے پہلے اور کسی قوم میں نہیں پائے جاتے تھے۔ زکوٰۃ یہودیوں میں بھی ہے مگر ناقص صورت میں (دیکھو خروج باب ۲۳- آیت ۱۰ و ۱۱) لیکن اسلام نے اس قانون کو مدوّن کر کے ایک ایسا عظیم الشان نظام قائم فرمایا جو ہمارے لئے ہر تاریکی کی گھڑی میں شمعِ ہدایت کا کام دیتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کے اس نظام کی پوری اہمیت نہ سمجھی اور لدھیانہ کے بڈھے دریا کی طرح یہ نظام بھی ریت میں غائب ہو گیا اور مسلمان اس سے کلیتہً غافل ہو گئے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ میں آکر پہلا کام ہی یہ کیا تھا کہ جائیداد والوں کو بے جائیداد والوں کا بھائی بنا دیا۔ انصار جائیدادوں کے مالک تھے اور مہاجر بے جائیداد تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین دونوں میں مواخات قائم فرما دی۔ اور ایک ایک جائیداد والے کو ایک ایک بے جائیداد والے سے ملا دیا۔ اور اس میں بعض لوگوں نے اتنا غلو کیا کہ دولت تو الگ رہی بعض کی اگر دو بیویاں تھیں تو انہوں نے اپنے مہاجر بھائیوں کی خدمت میں یہ پیشکش کی کہ وہ ان کی خاطر اپنی ایک بیوی کو طلاق دینے کے لئے تیار ہیں وہاں سے بے شک شادی کر لیں۔ یہ مساوات کی پہلی مثال تھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں جاتے ہی قائم فرمائی۔ کیونکہ حکومت کی بنیاد دراصل مدینہ میں ہی پڑی تھی۔ اس زمانہ میں زیادہ دولتیں نہ تھیں۔ یہی صورت تھی کہ امیر اور غریب کو اس طرح ملا دیا جائے کہ ہر شخص کو کھانے کے لئے کوئی چیز مل سکے"۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳ صفحہ ۳۲۲ [illegible])

ضروری اعلان

وقفِ عارضی کے سلسلہ میں بہت سے احباب سات پیسے کے ٹکٹ والے کارڈ ارسال کر رہے ہیں جو ڈاک خانہ سے بیرنگ ہو کر دفتر میں پہنچتے ہیں جس سے بلاوجہ سلسلہ کے مال کا نقصان ہوتا ہے۔

احباب پوری توجہ سے کارڈوں پر دس پیسے کے ٹکٹ لگایا کریں۔

دیگر مرکزی ادارہ جات کے ساتھ بھی خط و کتابت کے وقت اس احتیاط کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے

ابوالعطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

محترم پروفیسر محمد ابراہیم ناصر مرحوم کی وفات پر

تعلیم الاسلام کالج کے ممبرانِ سٹاف اور طلباء کا اظہارِ تعزیت

محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر شعبہ ریاضی تعلیم الاسلام کالج کی وفات پر ممبرانِ سٹاف طلباء اور کارکنان نے حسبِ ذیل قراردادِ تعزیت پاس کی ہے:-

"تعلیم الاسلام کالج کے حاضر اساتذہ و طلبہ و کارکنان دفتر و لیبارٹریز اپنے ہردلعزیز پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم اے بی ٹی کی اچانک وفات پر جو ۸ جولائی بوقت ساڑھے چھ بجے شام بروز ہفتہ ہوئی گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم متدین، فدائی اسلام و احمدیت اور نیک سیرت انسان تھے۔ خدمت خلق اور ہر ایک سے ہمدردی ان کے اخلاق کا خاصہ تھا۔ ان کی وفات سے جہاں کالج اپنے ایک بہترین استاد سے محروم ہو گیا ہے وہاں ہم بھی اپنے ایک لائق اور ہمدرد دوست کی دیرینہ رفاقت سے محروم ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

دعا ہے کہ مولا کریم ہمارے اس پیارے دوست اور ساتھی کو غریقِ رحمت کرے اور اپنے قرب سے نوازے اور اس کے جملہ پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اس صدمہ عظیم میں ہم مرحوم کی بیگم صاحبہ اور بڑے بیٹے عزیز زکریا اور ان کی عزیز بچیوں، ان کے بڑے بھائی صاحب دیگر بچوں بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور ان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ موت چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص بلاوا ہے اس لئے ہم اپنے پیارے خدا کی رضا پر راضی ہیں اور اپنے تمام صدمہ رسیدہ عزیزوں کو بھی اس کی رضا پر راضی رہنے اور اس صدمہ کو صبر و استقلال سے برداشت کرنے کی تلقین کرتے ہیں ۔؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

(بشارت الرحمٰن ایکٹنگ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

روس مصر کو جدید ترین اسلحہ مہیّا کرے گا

صدر ناصر روسی لیڈروں سے بات چیت کے بعد بلغراد روانہ ہو گئے

ماسکو ۱۱ جولائی۔ صدر ناصر روسی رہنماؤں کے ساتھ مشرقِ وسطیٰ کے متعلق بات چیت کے بعد بلغراد روانہ ہو گئے ہیں۔ باخبر ذرائع نے کہا ہے کہ روس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مصر کی فوجی امداد جاری رکھے گا۔

روس نے وعدہ کیا ہے مصر کی فوجی قوت کو اسرائیل کی سطح پر برقرار رکھا جائے گا۔ صدر ناصر مزید فوجی امداد کے متعلق بات چیت جاری رکھنے کے لئے مصر کے چیف آف سٹاف جنرل عبدالمنعم ریاض کو ماسکو میں چھوڑ گئے ہیں۔

جون ۱۹۶۷ء کی جنگ میں شکست کھانے کے بعد مصری فوجوں کی از سرِ نو تنظیم کے لئے جو فوجی امداد دی جاری تھی اس کا سلسلہ قریب قریب ختم ہو چکا تھا۔ لیکن صدر ناصر کے حالیہ دورہ میں یہ فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ روس مصر کو فوجی اعتبار سے اسرائیل کے ہم پلہ رکھنے کے لئے امداد دیتا رہے گا۔

صدر ناصر گذشتہ جمعرات کو ماسکو پہنچے تھے۔ روسی لیڈروں کے ساتھ اپنی بات چیت کے دوران وہ اس بات پر زور دیتے رہے کہ مصر کو مزید فوجی امداد دینے سے تامل کر رہے تھے لیکن ہفتہ کے روز جب یہ اعلان کیا گیا کہ امریکہ اسرائیل کو میزائل مہیا کرے گا تو روسی لیڈروں کی طرف سے صدر ناصر کو مزید فوجی امداد کے مطالبہ سے دست بردار رہنے پر آمادہ کرنے کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔ صدر ناصر روسی لیڈروں کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ جس پیمانے پر امریکہ اسرائیل کو فوجی امداد دے گا اسی پیمانہ پر روس اور مصر کے سمجھوتہ کے تحت یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مفتوحہ علاقہ سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی سیاسی تصفیہ کے لئے ناگزیر ہے اور اس سلسلہ میں مزید کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

مرغیوں کا ٹھیکہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں بتاریخ ۱۵ اور ۱۶ وفا (جولائی ۱۹۶۷ء) بوقت دس بجے قبل دوپہر مرغیوں کو ٹھیکہ کیا جائے گا۔ احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ)